REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم رشنبہ ۲ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۶ تبوک ۱۳۳۸ھ ش ۶ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر اعصابی بے چینی کے علاوہ شام کو ملیریا بخار کی تکلیف ہو گئی

اس وقت بخار نہیں ہے۔

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ —

ربوہ ۵ ستمبر بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ اعصابی بے چینی رہی۔ بعد دوپہر کئی دفعہ اسہال بھی آگئے۔ جس کے باعث کچھ ضعف محسوس فرماتے رہے۔ شام کے وقت حضور کو ملیریا بخار کی تکلیف ہو گئی۔ جو چند گھنٹے تک رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بخار نہیں ہے۔

احباب جماعت دردِ دل سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا نو بجے صبح ۵ ربوہ ستمبر ۱۹۵۹ء

عرب معاملات میں باہم تعاون بڑھانے پر اتفاق

شاہ سعود اور صدر ناصر کی ملاقات کے بعد مشترکہ اعلان

قاہرہ ۵ ستمبر۔ شاہ سعود اور صدر ناصر عربوں کے معاملات میں باہم تعاون بڑھانے پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس امر کا اعلان اس مشترکہ بیان میں کیا گیا ہے۔ جو دونوں عرب زعما کی ملاقات کے بعد کل رات قاہرہ سے جاری ہوا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ دونوں کو اس امر سے پورا اتفاق ہے کہ غیر ملکی تسلط کا خاتمہ کرنے کے لئے عربوں کا باہم متحد ہونا ضروری ہے۔ یاد رہے مصر اور سعودی عرب کے درمیان اس وقت تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ جب مصر نے الزام لگایا تھا۔ کہ سعودی عرب مصر اور شام کے اتحاد کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ صدر ناصر سے بات چیت کرنے کے بعد شاہ سعود کل جدہ روانہ ہو گئے ؛

نہری پانی کے متعلق بات چیت

پیر سے پھر شروع ہو رہی ہے

کراچی ۵ ستمبر۔ نہری پانی کے متعلق پاکستان۔ ہندوستان اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان بات چیت آئندہ پیر کے روز سے لنڈن میں پھر شروع ہو رہی ہے۔ اس بات چیت میں پاکستانی وفد کی قیادت حسب سابق مسٹر جی معین الدین کریں گے۔ ان مذاکرات میں ایک بین الاقوامی سمجھوتہ مرتب کیا جائے گا جس کے مطابق دونوں ملک سندھ کے طاس کا پانی استعمال کر سکیں ؛

عراق کے تجارتی وفد نے بات چیت مکمل کر لی

کراچی ۵ ستمبر۔ عراق کا جو تجارتی وفد آجکل کراچی آیا ہوا ہے۔ اس نے حکومت پاکستان کے افسروں کے ساتھ اپنی بات چیت قریب قریب مکمل کر لی ہے۔ وفد کے ارکان آج وزارت تجارت کے نمائندوں سے آخری ملاقات کر رہے ہیں۔ کل انہوں نے باہم دو گھنٹے بات چیت کی تھی۔

مسٹر خروشیف پیکنگ جائیں گے

ماسکو ۵ ستمبر۔ مسٹر خروشیف نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس ماہ امریکہ کے دورے سے واپس آنے کے بعد پیکنگ جائیں گے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ مسٹر خروشیف امریکی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کے نتائج سے چینی لیڈروں کو پوری طرح باخبر رکھنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ امریکہ سے واپس آنے کے فوراً بعد چین جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ اور شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ کی بریت

سرگودہا ۴ ستمبر۔ مسٹر غلام مصطفٰے باجوہ مجسٹریٹ درجہ اول نے شیخ محمد اقبال پراچہ جنرل مینجر بھیرہ بس سروس اور شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ جنرل مینجر یونائٹڈ ٹرانسپورٹ کو بری کر دیا ہے۔ آج دھات کی چادروں کی چوری کے مقدمہ کی سماعت پھر شروع ہوئی۔ تو مجسٹریٹ نے پولیس کی درخواست منظور کر لی۔ پولیس نے اس درخواست میں لکھا تھا کہ تحقیقات پر ملزم بے گناہ ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے ملزموں کا چالان پیش کر دیا گیا۔ اور عدالت نے ان کے مقدمہ کی سماعت ۲۲ ستمبر تک ملتوی کر دی۔ اس دن استغاثہ کی شہادت قلمبند کی جائے گی

اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے سال مقامی ایم۔ ای۔ ایس سٹور سے دس ہزار روپے کی دھات کی چادریں پُر اسرار طور پر چوری ہو گئی تھیں پولیس نے شیخ محمد اقبال پراچہ اور شیخ فضل الرحمٰن پراچہ کو اس سلسلہ میں گرفتار کر لیا تھا۔ اور ان کے قبضہ سے مسروقہ سامان بھی برآمد کیا تھا لیکن تحقیقات کے نتیجہ میں وہ بے گناہ ثابت ہوئے۔ لہذا پولیس نے عدالت سے درخواست کی کہ انہیں بری کر دیا جائے۔

(نوائے وقت لاہور ۵ ستمبر ۱۹۵۹ء)

راجہ جی کی طرف سے کمیونسٹ چین کی مذمت

مدراس ۵ ستمبر۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقوں میں کمیونسٹ چین کی جارحانہ کارروائیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے روس کو مداخلت کرنے کو کہا ہے

آسام کے نئے گورنر

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ خیال ہے کہ بھارتی فوج

۴ ... کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کے ایم کری اپا کو آسام کا گورنر مقرر کیا جائے گا ؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۹ء

معبودِ حقیقی کی تلاش

اللہ تعالےٰ نے انسانی فطرت میں جذبہ عبودیت بھی رکھا ہے چنانچہ شروع ہی سے انسان اس جذبہ کا اظہار کرتا رہا ہے۔ جس طرح عقل کی راہ نمائی میں انسان کے دوسرے جذبات نشوونما پاتے رہے ہیں۔ اسی طرح جذبۂ عبودیت بھی نشوونما پاتا چلا گیا ہے۔ شروع شروع میں انسان مردوں۔ بدروحوں۔ قدرتی طاقتوں وغیرہ کو اپنا معبود سمجھ کر پوجتا رہا ہے۔ آج بھی دنیا میں بہت سے ایسے انسان پائے جاتے ہیں۔ جو اس جذبہ کے اظہار کے مختلف تدریجی مقامات پر ہیں۔ فی الآخر عقل نے انسان کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ کہ وہ واحد خدا کو ہی معبود سمجھنے لگا ہے۔ لیکن عقل کی راہ نمائی یہیں تک ختم ہو جاتی ہے۔ کہ اس نے انسان کو غور و فکر سے ایک ایسی ہستی کا پتہ دیا ہے۔ جو صانع کائنات اور قادرِ مطلق ہے۔ لیکن انسان کا جذبۂ تجسس یہیں ختم نہیں ہو جاتا عقل نے اس کو ایک سرحد تک تو پہنچا دیا ہے۔ جہاں سے وہ معبودِ حقیقی کا تصور کر سکتا ہے لیکن انسانی جذبۂ عبودیت اس سے بہت آگے جانے کا تقاضہ کرتا ہے۔ وہ اس حقیقت کو محسوس کرنا چاہتا ہے۔ جس کو وہ پوجتا ہے۔ اس کو پا لینا چاہتا ہے۔ اسی طرح جس طرح وہ ٹھوس چیزوں کو پا لیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انسان نے سب سے پہلے اپنے جذبۂ عبودیت کے اظہار کے لئے ٹھوس اشیاء کا انتخاب کیا۔ کبھی اس نے پتھروں کو اپنا معبود بنایا۔ کہیں قدرتی طاقتوں کے مظاہر۔ بادل۔ دریا۔ ہوا۔ آگ کو معبود سمجھا۔ اور آخر ترقی کرتے کرتے وہ اس تصور تک پہنچا۔ کہ حقیقی معبود وہ ہے جو ان مظاہر سے بالا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کے اپنشدوں کے مطالعہ سے اس تدریجی ترقی کا کچھ پتہ چلتا ہے۔ لیکن اپنشد میں یہ واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک بار تمام دیوتاؤں یعنے اگنی۔ وایو۔ اندر وغیرہ نے ایک مجلس میں یہ عزم کیا۔ کہ اس قادرِ مطلق ہستی کا پتہ لگایا جائے۔ جس کی پرستش کی جاتی ہے چنانچہ اس تجویز کے مطابق پہلے وایو دیوتا اس کا پتہ لگانے کے لئے گیا اور جب وہ اس کے حضور پہنچا۔ تو اس سے پوچھا تو کون ہے۔ اور تیرا کیا کارن ہے۔ وایو نے جواب دیا۔ میرا نام وایو ہے۔ میں یہ طاقت رکھتا ہوں۔ کہ پہاڑوں اور سمندروں کو الٹ پلٹ کر سکتا ہوں درختوں اور چٹانوں کو اکھاڑ پھینکتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اس پر اس نے ایک تنکا وایو کے سامنے رکھا اور کہا کہ اس کو اڑا۔ وایو نے اپنی تمام طاقت خرچ کر ڈالی۔ لیکن وہ تنکا اس سے نہ سرک سکا۔ اس طرح وہ ناکام واپس آیا۔ اس کے بعد اگنی دیوتا پتہ لگانے کے لئے گیا۔ اس نے بھی بتایا کہ میں ہر شے کو جھلس کر راکھ کر سکتا ہوں مگر جب وہ تنکا اس کو پیش کیا گیا۔ تو وہ اس کو جلا نہ سکا۔ اور ناکام پھرا۔ اس طرح تمام دیوتا ناکام واپس ہوئے۔ اور پتہ نہ لگا سکے کہ وہ قادرِ مطلق قابلِ پرستش ہستی کون ہے۔

انسانی عقل کا قادرِ مطلق قابلِ پرستش حقیقی معبود کو معلوم کرنے کی جدوجہد کا یہ ایک نہایت خوبصورت بیان ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان نے حقیقت کے دروازہ تک پہونچنے کے لئے کیا کیا ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ انسان معبودِ حقیقی کے صرف ذہنی علم تک بس نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے معبود کو حقیقی طور پر پا لینا چاہتا ہے۔ وہ اس کو محسوس کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح جس طرح وہ اپنے حواس سے مادی اشیاء کا ادراک حاصل کرتا ہے اس لئے فطرتاً وہ اپنے معبود کی تلاش محسوسات میں کرتا ہے۔ اور تدریجی انتخابات کرتے کرتے آخر اس منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں تک اس کو عقل پہنچا سکتی ہے۔ اور یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا معبودِ حقیقی مادی محسوسات سے بالا ہے۔ لیکن اس کا جذبۂ تجسس رکھتا تو کبھی اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔ وہ بے چین رہنے لگتا ہے۔ وہ حقیقت کو پا لینا چاہتا ہے۔ مگر اس کی راہ نما عقل بھی یہاں اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ وہ مجنون ہو جاتا ہے۔ اور جب اس کی پیاس حد سے گزر جاتی ہے۔ تو اس کے خشک حلق پر آسمانی تقاطر ہوتا ہے۔ اور محبوبِ حقیقی اپنے مشتاق کی پیشوائی کو خود اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

یعنی انسانی حواس تو اس کو نہیں پا سکتے۔ لیکن وہ انسانی حواس پر خود اپنی تجلی کرتا ہے اور اس طرح انسان کو اپنی تجسس کا اجر مل جاتا ہے۔ اور اس کو نفسِ مطمئنہ عطا ہوتا ہے۔ وہ اپنے معبودِ حقیقی کو جس کی تلاش کے لئے اس نے سمندروں کو پاٹا کوہساروں کو اکھاڑا بادلوں میں اڑا۔ زمین کو پھاڑا۔ جس کی تلاش اس نے ادنےٰ سے ادنےٰ مادی مظاہر میں کی مٹی۔ پتھر۔ لکڑی۔ ہوا۔ پانی اور آگ تک کو پوجا۔ آخر وہ معبودِ حقیقی خود اس پر ظاہر ہو گیا۔ یہ اس کی کوشش کا انعام ہے۔ اس کی محنت کا پھل ہے۔ اس کے اشتیاق کی کشش سے میوہ دار شاخ خود اس کی طرف جھک آئی ہے۔ اور اس نے وہ میٹھا میوہ چکھ لیا ہے۔ جس کے بغیر وہ پیکرِ اضطراب بنا ہوا تھا۔

جو انسان عقل کی اس حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ان کا جذبۂ عبودیت ترقی کرتے کرتے حقیقی معبود کو پا لینے کے لئے اس طرح برانگیختہ ہو جاتا ہے۔ کہ معبودِ حقیقی خود نازل ہو کر ان کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ وہ حقیقی فلاح حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن بعض طبیعتیں اس منزل کے پُرپیچ راستوں ہی میں گم ہو جاتی ہیں۔ اور مختلف مقامات کو جو ان کی راہ میں پڑتے ہیں منزل سمجھنے لگتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس سرحد پر پہنچ کر جہاں تک عقل لے جا سکتی ہے۔ بوکھلا جاتے ہیں۔ اور عقل ہی کا دامن پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس علم کو بھی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔ اپنی مختصر عقل کے گزسے ناپنا شروع کر دیتے ہیں۔ اکثر یہ لوگ وہ ہوتے ہیں جو اس سرحد تک بھی نہیں پہونچے ہوتے جہاں تک عقل پہنچا سکتی ہے۔ اس لئے وہ اس چشمۂ صافی کو بھی اپنے عقلی ڈھکوسلوں سے گدلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بجائے اس پر عمل کرنے کے وحی الٰہی میں بھی اپنی عقل سے ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

مثلاً قرآن کریم میں آتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی یعنی دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے کیونکہ ہدایت کا راستہ گمراہی کے راستہ سے ممتاز کر دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی وحی ہے۔ اور اس کے معنی صاف ہیں۔ لیکن بعض عقل کے مریضوں نے اس میں بھی اللہ تعالےٰ کو نعوذ باللہ اصلاح دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ لوگ عقل کے راستہ میں ہی بھٹک گئے ہیں۔ اور اس مقام تک نہیں پہنچ پائے۔ جہاں سے معبودِ حقیقی کی راہ نمائی شروع ہوتی ہے۔ دراصل معبودِ حقیقی کی تجسس کا جذبہ ان کی فطرت میں دب گیا ہے۔ وہ عقلی بھول بھلیوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اور وہیں دم توڑ دیتے ہیں۔

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز مرکز میں پہونچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر ہے۔ مقامی مجلس عاملہ انصار اللہ کی منظوری حاصل کر کے از کرم ایسی تجاویز جلد مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ جن کی وجہ سے ہم اپنے دینی اور تربیتی فرائض کو بہتر طریق پر سرانجام دے سکیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

داخلہ جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر آرٹس کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۵۹ء سے شروع ہے۔ اور ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء تک جاری رہے گا۔ فارم داخلہ کے ہمراہ پروونشل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ پیش کئے جاویں۔ مستحق اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والی طالبات کو فیس کی مراعات اور دیگر وظائف دیئے جاتے ہیں۔ کالج میں بہترین تعلیمی ماحول ہے۔ تقریباً تمام سٹاف لیڈی لیکچررز پر مشتمل ہے۔

تعطیلات کے بعد کالج ۷ ستمبر کو صبح ۷ بجے کھلے گا۔ انشاء اللہ بورڈرز کو چاہئے کہ وہ ۶ ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تقرر نائب امیر

میجر شمیم احمد صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کا نائب امیر منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے واقفِ زندگی۔ قادیان)

جماعت احمدیہ کا ہر فرد آج فکر مند ہے کہ جماعت کے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شدید طور پر علیل ہیں۔ اور حضور کی بیماری روز بروز پیچیدگی اختیار کر رہی ہے۔ وہ احمدی جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے عیادت کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ اور بھی زیادہ بے چین اور مضطرب ہیں۔ ان کے درد اور تکلیف کا مداوا سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی عاجزانہ اور مضطربانہ تضرعات کو اپنی بے پایاں رحمت سے شرف قبولیت بخشے اور پیارے آقا کو کامل و عاجل صحت عطا کرکے اس کے بابرکت سایہ کو لمبا سے لمبا اور خدمات دین بجا لاتے والی لمبی اور صحت مند عمر عطا فرمائے۔ آمین +

ایک عظیم شخصیت نے بجا طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ آپ کا وجود ایسے لوگوں میں سے ہے جو صدیوں کے بعد خدا تعالیٰ کی خاص مشیت کے ماتحت پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اپنے عظیم الشان کارناموں کی وجہ سے سینکڑوں سالوں تک اپنے اثرات دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں۔

گزشتہ نصف صدی سے ہمارے مقدس امام نے جو عظیم القدر و بیش بہا خدمات اسلام و احمدیت محض نوع انسان کی ہمدردی کی خاطر سرانجام دی ہیں۔ وہ دنیا کی تاریخ کا ایک کھلا ہوا باب ہے۔ جماعت احمدیہ کی کشتی اس لمبے عرصہ میں بیسیوں دفعہ مخالفت کے طوفانوں کی زد میں آئی۔ اور ہر دفعہ ظاہری حالات کو دیکھتے ہوئے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ کشتی اس خطرناک بھنور سے سلامت نہ نکل سکے گی۔ لیکن ہمارے اولوالعزم دانشمند اور مؤید من اللہ امام کی تدبیروں اور کوششوں کو ہر دفعہ اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ مصائب و آلام کے بادل دیکھتے دیکھتے چھٹ گئے۔ اور جماعت خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ترقیات کی منازل طے کرتی چلی گئی۔

بیرونی تبلیغی مشنوں کی نگرانی کا کام جس تندہی اور جانفشانی سے حضور نے نصف صدی تک فرمایا ہے۔ وہ حضور کا ہی حصہ ہے۔ پھر لاکھوں افراد جماعت کے سود و بہبود کا خیال ذاتی دلچسپی سے جس طرح آپ نے رکھا ہے۔ وہ اس زمانہ میں یقیناً بے مثال ہے۔ حضور کے نصف صدی کے عظیم القدر کارناموں کو گننا اس جگہ مقصود نہیں۔ یہ چند سطور صرف اس لئے لکھی گئی ہیں کہ ہمارے پیارے امام نے جس طرح ہزاروں دن اور راتیں اپنی پیاری جماعت کے آرام و سکون اور ترقی کے لئے... بے چینی اور دردمندی سے کاٹی ہیں اور اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اور اپنے آرام و سکون اور صحت کو قربان کرکے اپنے ماننے والوں کیلئے سکون و طمانیت کے سامان پیدا کئے ہیں۔ ان کا کچھ ذکر کیا جائے تاکہ احباب درد اور اضطراب سے اس محسن عظیم کے احسانات کو سامنے رکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور مخلصانہ اور دردمندانہ دعائیں کرسکیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے مقدس امام کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

یہ خاکسار حقیر خادم یہاں پر صرف دو واقعات جن کا تعلق میرے مشاہدہ سے ہے بطور مثال کے عرض کرتا ہے۔ جن سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ داری کے احساس اور اپنے ماننے والوں کے ساتھ ہمدردی و شفقت کا نمونہ سامنے آتا ہے۔ ایسے اور اس سے بڑھ کر ہزارہا واقعات احباب جماعت کی طرف سے بیان کئے جاسکتے ہیں۔

۱۹۳۴ء میں جب جماعت کے خلاف طوفان مخالفت اٹھایا گیا۔ یہ عاجز جو اسوقت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں نویں جماعت کا طالبعلم تھا۔ قصر خلافت میں پہرہ کی ڈیوٹی پر حاضر تھا۔ قصر خلافت کے دروازے اندر سے مقفل تھے اور ہم تین چار دوست صحن میں بیٹھ کر پہرہ دے رہے تھے۔ رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب باہر سے کسی نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تین اشخاص ویروال (ضلع امرتسر) سے آئے ہیں۔ اور ان کے پاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام رقعہ ہے۔ جس میں چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج رئیس التبلیغ ویروال کی بیماری کی اطلاع اور علاج کے انتظام کی درخواست تھی۔ ہماری طرف سے انہیں یہ کہا گیا کہ اس وقت نصف شب گذر چکی ہے۔ حضور آرام فرما رہے ہیں۔ آپ کسی ڈاکٹر سے مل کر اور بیماری بتا کر ضروری ادویہ فوری علاج کے لئے لے جائیں۔ صبح ہونے پر حضور کو رقعہ پہنچا دیا جائے گا۔ اور مزید انتظام ہو سکے گا۔ لیکن رقعہ لانے والے دوست اس پر راضی نہ ہوئے اور انہوں نے اصرار کیا کہ انہیں یہی ہدایت ہے کہ یہ رقعہ ابھی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے۔ اور حضور سے دعا کی درخواست بھی کی جائے۔ ان کے تقاضا پر قصر خلافت کے دربان نے سیڑھیوں کے اوپر جا کر دستک دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور پرنور بنفس نفیس اوپر کے دروازہ پر تشریف لائے۔ رقعہ پڑھا اور نوواردین کو اوپر بلا کر زبانی حالات چوہدری صاحب کی بیماری کے سنے۔ ویروال سے آنیوالے احباب نے حضور کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا کہ جب وہ ہرچووال والی نہر کی پٹڑی پر بائیکلوں پر آ رہے تھے تو رستہ میں چار پانچ ڈاکو گھوڑیوں پر سوار ان کو ملے اور ان کو گھیرے میں لے لیا۔ لیکن ہمارے احباب کے پاس ٹارچیں تھیں۔ جن کی روشنی ڈاکوؤں کی گھوڑیاں جو دیہاتی تھیں۔ برداشت نہ کرسکیں۔ اور وہ بے قابو ہو کر بھاگ گئیں۔ اور ہمارے احباب بچ کر آگئے ہیں۔

حضور نے یہ سب حالات سن کر بہت تشویش کا اظہار فرمایا۔ اور اسی وقت کچھ ادویہ خود تحریر فرمائیں۔ اور ڈاکٹر انچارج شفاخانہ کے نام رقعہ لکھا کہ وہ دیگر ضروری ادویہ اور سامان تیار کرکے فوراً ویروال کے لئے روانہ ہوں۔ ساتھ ہی اپنی کار تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور رستہ کے پرخطر ہونے کی وجہ سے حفاظت کے لئے دو اشخاص کا انتظام فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب جملہ انتظامات کے بعد کار قادیان سے ویروال کے لئے روانہ ہو جائے تو مجھے پھر اطلاع دی جائے۔ میں انتظار کروں گا۔ چنانچہ تین ساڑھے تین بجے رات حضور کی خدمت میں یہ اطلاع پہنچا دی گئی کہ جملہ انتظام کے بعد کار روانہ ہو چکی ہے حضور اس اطلاع کے ملنے کے بعد اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

حضور جس رنگ میں احباب جماعت کی بہبودی کا احساس فرماتے رہے ہیں اور اپنے غلاموں پر شفقت اور الفت فرماتے ہیں۔ احمدیت کی وسیع دنیا میں بلکہ غیر از جماعت مسلمانوں اور غیر مسلموں کے متعلق سے کئی ایسے ہزارہا واقعات جمع کئے جاسکتے ہیں۔ بالخصوص

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے

"میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اسکی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظلمون (سورہ الحجرات) تم ایک دوسرے کا چڑ کر نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔"

(ملفوظات صـ ۳۴-۳۵)

ان احباب سے جن کو حضور کے قریب رہنے اور کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار دفتر امور عامہ سے مغرب کے قریب گھر جا رہا تھا کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا کارکن رستہ میں ملا اور ایک لفافہ دیا۔ جس میں محلہ دارالبرکات اور دارالفضل کے بعض افراد کے تنازعہ کے متعلق شکایت تھی۔ حضور نے اس پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ہوا تھا۔ کہ "برکات احمد صاحب آج ہی رپورٹ کریں"۔ میں اس ارشاد کے ملنے پر مکرم مولوی فضل دین صاحب وکیل کو ساتھ لے کر جائے تنازعہ پر پہنچا یہ معاملہ بہت پیچیدہ اور طویل تھا۔ کئی درجن آدمیوں کے بیانات قلمبند کرنے پڑے اور مختلف مواقع کو دیکھا گیا۔ تحقیق کرتے ہوئے تقریباً رات کے بارہ بج گئے۔ میں دفتر میں آیا۔ اور مفصل رپورٹ جو ۲۵۔۳۰ صفحات پر مشتمل تھی۔ تیار کی اور رات کے دو بجے کے قریب اس کام سے فارغ ہوا۔ اب میں حیران تھا کہ حضور کے ارشاد کی کہ "آج ہی رپورٹ پیش کی جائے"۔ نصف شب سے زیادہ وقت گزرنے پر کس طرح تعمیل ہو۔ ایک طرف حضور کے آرام کا خیال تھا۔ اور دوسری طرف تعمیل ارشاد بھی ضروری تھی۔ بہرحال کچھ توقف کے بعد میرے دل نے یہی فیصلہ کیا کہ تعمیل ارشاد کے لئے میرا حاضر ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد جو صورت ممکن العمل ہوگی عمل میں لائی جائے گی۔

چنانچہ خاکسار دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے بیرونی دروازے پر حاضر ہوا۔ دربان نے دروازہ کھولا۔ میں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ دربان نے بتایا کہ اوپر قصر خلافت میں ابھی تک لائٹ ہو رہی ہے غالباً حضور ابھی سوئے نہیں۔ آپ خود اوپر جا کر کاغذ پیش کر دیں۔ چنانچہ خاکسار نے سیڑھیوں کے اوپر والے دروازے تک پہنچ کر۔۔۔ السلام علیکم عرض کیا۔ اور نام بتایا حضور خود بنفس نفیس تشریف لائے۔ اور حاضر ہونے کی غرض دریافت فرمائی میں نے تنازعہ کی مسل پیش کی۔ حضور نے مسل ہاتھ میں لیتے ہوئے فرمایا۔ اچھا کیا کہ اس معاملہ کی رپورٹ لے آئے۔ مجھے اسی کا انتظار تھا چنانچہ حضور نے ساری تحقیقی رپورٹ اسی وقت ملاحظہ فرمائی۔ اور اپنا ارشاد صادر فرمایا۔

میں حیرت میں تھا کہ حضور افراد جماعت کے معاملات میں کس قدر ذاتی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور آپ کو جماعت کی بہبودی و ترقی کے متعلق کس قدر ذمہ داری کا احساس ہے کہ آپ رات دو بجے تک رپورٹ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حضور نے گذشتہ پینتالیس سال سے جو غیر معمولی بوجھ جماعتی کاموں کا اپنے اوپر لیا ہے۔ اور جس تن دہی اور جانکاہی سے علمی۔ تنظیمی اور روحانی طور پر جماعت کی حفاظت و ترقی کے لئے جد و جہد فرمائی ہے وہ جملہ احباب کے سامنے ہے۔ اب جبکہ ہمارے مقدس محسن آقا غیر معمولی ذہنی تفکرات اور کام کے بوجھ اور کاوش سے علیل اور کمزور ہیں اور حضور کی عمر بھی بڑھاپے کو پہنچ چکی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ہم کم از کم آپ کے عظیم احسانات کے بدلہ میں ہی آپ کی صحت کی بحالی اور کام کی لمبی عمر کے لئے خدا تعالے کے حضور التجائیں کریں۔

اے احباب! ہمارے مقدس آقا کا وجود خدا تعالے کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے نزول کا باعث ہے اس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ اور یہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خاص دعاؤں کا ثمرہ ہے اس کے قائم رہنے کے لئے خدا تعالے کے حضور بار بار التجائیں کریں۔ تاکہ وہ محسن و رحیم خدا اپنے عرش سے ان عرض داشتوں کی قبولیت کے احکام صادر فرمائے۔ اور اس وجود کو جو آسمانی نور کا حامل ہے ہمارے اندر تادیر سلامت رکھے۔ آمین وھو علی کل شیئ قدیر +

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایثار و اخلاص

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

قارئین کرام کو علم ہے کہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی کتابیں بصورت سیٹ چوبیس جلدوں میں شائع کر رہی ہے۔ جن میں سے چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور پانچویں جلد زیر طبع ہے۔ اس سیٹ کی خریداری کے لئے تحریک کرنے کی غرض سے میں اوکاڑہ، منٹگمری اور کوئٹہ گیا اوکاڑہ اور منٹگمری میں پندرہ دوست خریدار بنے جن میں سے چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور عزیز مکرم غالد سیف اللہ خان صاحب اور الحاج ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے پوری قیمت پیشگی ایک سو ساٹھ روپیہ کے حساب سے ادا کر دی۔ دو سرے دوستوں نے قسطوار قیمت کی ادائیگی کا وعدہ کیا۔ جماعت احمدیہ منٹگمری کے ایک نوجوان عزیز مکرم ملک غلام احمد صاحب طالبعلم ایف اے ایل کو اس وقت پہلی قسط پچاس روپے کی ادائیگی مشکل نظر آتی تھی۔ مگر کوشش کر کے انہوں نے ادائیگی کا انتظام کر لیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ

۱۳؍ اگست کو میں کوئٹہ پہنچا۔ ۱۴؍ اگست کو جمعہ تھا۔ خطبہ جمعہ میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اہمیت اور ان کے مطالعہ کی ضرورت۔ اور اس وقت تک حضرت اقدس کی کتب کی اشاعت کے سلسلے میں جماعت نے جو غفلت برتی ہے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت اقدس کی اسی کتابوں کو بصورت سیٹ ۲۴ جلدوں میں شائع کرنے کا ذکر کیا۔ نماز جمعہ کے بعد امیر جماعت بابو فیض الحق خان صاحب نے حاضرین کو اس سیٹ کی خریداری کی تحریک کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت جماعت کوئٹہ چندوں کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر ہے جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ سیٹ کی خریداری میں بھی اپنے اس امتیاز کو قائم رکھے۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ نے جس ذوق و شوق اور مسرت و ابتہاج کے ساتھ اس تحریک پر لبیک کہی وہ ان کی سلسلہ سے وابستگی اور ان کے ایثار و اخلاص کی بین دلیل ہے۔ گو جماعت کوئٹہ تعداد کے لحاظ سے بہت بڑی جماعت نہیں ہے تاہم دوستوں نے ۴۰ سیٹ خریدے۔ جن میں سے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سنوری اور مکرم کیپٹن ملک عبد الرحمٰن صاحب اور مکرم عبد الکریم صاحب ٹیلو ماسٹر اور مکرم میاں دین محمد صاحب اور مکرم چوہدری عبد الوحید خان صاحب اور مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ہیڈ وکیٹ اور مکرم ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب نے پوری قیمت پیشگی ادا کر دی۔

چند اور مخلصین کا ذکر

میں اس جگہ چند اور مخلصین کا خاص طور پر ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ ان میں سے شیخ محمد اقبال صاحب اور شیخ محمد حنیف صاحب ہیں جو سلسلہ کے فدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے شیدائی مرحوم و مغفور شیخ کریم بخش صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ دونو بھائی خدمت سلسلہ اور تحریکات سلسلہ میں حصہ لینے کے لحاظ سے ایک امتیازی رنگ رکھتے ہیں۔ وہ پہلے ایک سیٹ کے خریدار تھے لیکن اب میری تحریک کے بعد انہوں نے چار سیٹ اور خریدے۔ اور اس نیت سے خریدے کہ وہ یہ روحانی خزائن اپنی لڑکیوں کو ان کی شادی کے موقعہ پر جہیز میں دیں گے۔ اور چاروں سیٹ کی پوری پیشگی قیمت چھ صد چالیس روپے نقد ادا کر دی۔ اسی طرح ان کے ایک نوجوان احمدی دوست مرزا محمد امین صاحب ہیں۔ وہ بھی اللہ کے فضل سے سلسلہ کی مالی تحریکات میں فراخ دلی سے حصہ لیتے ہیں۔ انہوں نے پانچ سیٹ خریدے اور ان کی پوری پیشگی قیمت آٹھ سو روپیہ نقد ادا کر دی۔ ان کے علاوہ چوہدری عبد الوحید خان صاحب نے ایک سیٹ کی پوری پیشگی قیمت ادا کر دی۔ اور مزید پانچ سیٹ کی قیمت بعد میں ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اسی طرح کرنل محمود احمد صاحب نے دو سیٹ ایک اپنے لئے اور ایک اپنے صاحبزادے داؤد احمد صاحب کے لئے خریدے۔ میں ان سب کے حق میں جزاھم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب حاصل کرنے کے لئے جس اعلیٰ درجہ کے اخلاص کا اظہار کیا ہے۔ اس لحاظ سے وہ ان تمام جماعتوں میں سے جنہیں میں اب تک تحریک کر چکا ہوں دوسرے نمبر پر ہے۔ اول نمبر جماعت احمدیہ کراچی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ روحانی "خزائن" ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین +

نوجوانان جماعت کوئٹہ

کوئٹہ میں مجھے یہ دیکھ کر بھی خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے احمدی دولت [illegible]

۴۴ بھی نمازوں میں شامل ہوتے اور جماعت کے کاموں میں جن کا مقصد وحید ساری دنیا میں اشاعت اسلام ہے خوشی سے حصہ لیتے ہیں۔ الغرض میں نے کوئٹہ کی جماعت کو ایک بیدار اور زندہ اور فعال جماعت پایا۔ اس کے نوجوانوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی کی روح پائی جاتی ہے۔ سلسلہ سے بے حد عقیدت اور وابستگی رکھتے ہیں۔ اخلاص اور ایثار ان کے چہروں سے نمایاں ہے۔ تبلیغ اسلام اور تعلیم سلسلہ سے واقفیت حاصل کرنے کی ان میں خواہش اور تڑپ پائی جاتی ہے ہمارے مخلص نوجوان مربی سلسلہ چوہدری رشید الدین صاحب ان کی تعلیم و تربیت میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ اور خوب دلجمعی سے اپنے فرائض کو ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک مساعی میں برکت ڈالے اور پہلے سے بہت زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی محمد سلیم جاوید چند دنوں سے بیمار ہے۔ اچانک تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت خصوصاً درویشان قادیان سے التماس ہے کہ وہ اس کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(محمد حمید قریشی کاپی رائیٹر الفضل ربوہ)

وہبی علم اور کسبی علم میں فرق

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

علم آں بود کہ نورِ فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بہ پشیزے نمی خرم
(ازالہ اوہام ش)

مندرجہ بالا شعر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی الہامی قصیدہ کا ہے جو "ازالہ اوہام" میں شائع شدہ ہے۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ روحانی اور حقیقی علم تو وہ ہوتا ہے۔ کہ نورِ فراست اس کا رفیق ہوتا ہے۔ اور یہ ظاہری علم جسے علم تیرہ کہنا چاہیئے اسے میں ایک کوڑی کو بھی خریدنے کے لئے تیار نہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کو خدا سے وہبی علم ملتا ہے۔ اور وہ بطور موہبت اور انعام کے ہوتا ہے۔ اور ایک علم کسبی ہوتا ہے۔ جسے بڑی کوشش سے سیکھا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جسے وہبی علم ملجائے اسے ظاہری علم لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اور وہ اسے لینے کے لئے کیوں طیار ہوگا کیونکہ وہبی علم کے ساتھ نور فراست ہوتا ہے۔ جو اس برگزیدہ کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور ظاہری علم تو بعض اوقات حجاب اکبر بن جاتا ہے۔ اور وہ انسان خدا سے دور ہو جاتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی متابعت اور پیروی میں روحانی علم حاصل ہوا۔ چنانچہ آپ کو الہاماً بتایا گیا۔

کل برکۃ من محمد
صلے اللہ علیہ وسلم
فتبارک من علم وتعلم (تذکرہ)

کہ ہر قسم کی برکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ملتی ہے۔ پس مبارک وہ ذات ہے۔ جس نے سکھایا اور مبارک وہ وجود ہے جس نے سیکھا۔ اس الہام میں من علم سے مراد آنحضرت صلعم کی ذات ستودہ صفات ہے۔ اور من تعلم سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے۔ انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ہے۔ ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

اس مختصر نوٹ میں جو بات میں احباب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے ہاتھ سے صاف کئے جاتے ہیں۔ اور خدا کے برگزیدوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اُن کو خدا کی طرف سے علم سکھایا جاتا ہے اور وہ جہان کے لئے اپنے عمل سے نیک نمونہ قائم کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے

واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ وبعھد اللہ اوفوا (انعام ع۱۹)

کہ اے لوگو جب بات کہو تو انصاف کرو۔ خواہ کوئی رشتہ دار ہی ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ اور دوسرے مقام میں فرمایا:۔

یایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء ع۲۰)

کہ اے مومنو انصاف کے ساتھ قائم رہنے والے ہو جاؤ اللہ کی خاطر شہادت دیتے ہوئے۔ وہ شہادت خواہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہو یا والدین کے خلاف ہو۔ یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو۔ بہرحال سچائی کو اختیار کرو۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ سچائی اور خدائی حکم کو مقدم کرنا کس قدر ضروری امر ہے۔ مگر ہم میں سے اکثر نے یہ دیکھا ہوگا کہ بہت سے لوگ بظاہر خدا کے حکموں پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ مگر جب ان کو کوئی معاملہ پڑتا ہے۔ وہ معاملہ ان کی اپنی ذات سے متعلق ہو یا اولاد سے یا قریبی رشتہ دار سے تعلق رکھتا ہو۔ تو پھر خدا کے لئے سچی شہادت ادا کرنا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو ہم نیک اور عابد خیال کرتے ہیں اور ایک عرصہ سے وہ اس حال پر قائم ہے۔ اس دوران میں اُن پر یا اُن کے لڑکے پر فوجداری مقدمہ بن جاتا ہے اور لڑکا حوالات میں کر دیا جاتا ہے۔ لڑکے کی اس حالت کو نہ ماں برداشت کرتی ہے نہ باپ۔ اور اس کو حوالات سے نکالنے کے لئے ہر قسم کی تدبیر کی جاتی ہے۔ اور اگر خلاف بیانی کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اس طرح لڑکے کو حوالات سے نکلوایا جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جن کو خدا روحانی علم عطا کرتا ہے۔ اول تو خدا ان پر ایسے حالات ہی نہیں لاتا۔ لیکن اگر ابتلاء اصطفائی کے طور پر کوئی واقعہ ان کو آ پڑتا ہے تو خدا سے وفاداری دکھاتے ہیں۔ اور خدا کو مقدم کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم دو واقعات پیش کرتے ہیں۔ ایک واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور آپ بیتی لکھا ہے۔ اور واقعہ دیال سنگھ صاحب آنجہانی کو پیش آیا ذیل میں احباب دونو واقعات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح صدق اور سچائی کو اختیار کیا۔ جس کے نتیجہ میں خدا نے آپ کو بری فرمایا۔ اور دیال سنگھ کو تبلیغ کرنے والے نے کس طرح صحیح طریق کو چھوڑ دیا۔ خود بھی غلط راستہ اختیار کیا۔ اور دیال سنگھ کو بھی اسلام سے محروم رکھنے کا موجب ہوا۔ وہ واقعات حسب ذیل ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"ازانجملہ ایک واقعہ یہ ہے کہ تخمیناً ۲۷ یا ۲۸ برس کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک [illegible] کی صورت میں۔ جس کی دونو طرفیں [illegible] نہیں بھیجا۔ اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھدیا۔ رلیا رام عیسائی مذہب کی مخالفت کی وجہ سے افروختہ ہوا۔ اور اتفاقاً اسکو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں لکھنا قانوناً ایک جرم تھا۔ جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی۔ اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کر دیا .... غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا۔ اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ کیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں۔ اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دیدو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود ڈالا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ اور دو چار جھوٹے گواہ دیکر بریت ہو جائیگی۔ ورنہ صورت مقدمہ بہت مشکل ہے۔ اور کوئی طریق رہائی نہیں۔ مگر میں نے ان سب کو جواب دیا۔ کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جو ہوگا سو ہوگا۔ تب مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا۔ کہ کیا یہ خط تم نے پیکٹ میں رکھدیا تھا۔ اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے۔ اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھکر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی کیلئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا۔ بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالےٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا۔ اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی تقریریں کیں۔ جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو۔ نو کرکے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا۔ تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا۔ جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ اُس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالےٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی"

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"زمانہ گذر جاتا ہے۔ لیکن بات یاد رہتی ہے۔ اس مقدمہ ڈاکخانہ میں ہم نے اللہ تعالےٰ کے پہلو کو اختیار کر لیا۔ تو خدا نے ہماری رعایت رکھی۔ خدا تعالےٰ جھوٹ کی رعایت نہیں رکھتا۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس شئی نہیں۔ سچ والی بات میں فتح ہوتی ہے۔ ہم پر سات مقدمات بنائے گئے۔ سب میں خدا نے ہم کو فتح دی"۔

(احمدی غیر احمدی میں کیا فرق ہے صفحہ)

اس کے بالمقابل دوسرا واقعہ پڑھیں۔ ایک صاحب نے دیال سنگھ صاحب کو تبلیغ اسلام کی۔ دیال سنگھ ایک رئیس اور بڑی جائداد کا مالک تھا۔ اگر وہ تبلیغ اسلام کے نتیجہ میں مسلمان ہو جاتا۔ تو اس کی جائداد سے اسلام کو بہت فائدہ پہنچ سکتا تھا یہ وہی دیال سنگھ تھا جس کی جائداد پر ٹرسٹ (TRUST) قائم ہے۔ اور اس کی جائداد کی آمد پر دیال سنگھ کالج لاہور چلتا ہے۔ یہ صاحب اسے تبلیغ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اظہار اسلام کیلئے تاریخ بھی مقرر ہو گئی۔ اس مرحلہ پر اس کی قوم کے سربرآوردہ اصحاب نے اسے سمجھایا کہ تم مسلمان ہونے لگے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ ان کا مذہب (نعوذ باللہ) کچے تاگے کے موافق ہوتا ہے۔ ان کا قول اور ہوتا ہے اور فعل اور۔ آپ نے اگر اس کا امتحان کرنا ہے تو اسے کہیں۔ کہ میں اسلام کا اظہار تو کرونگا۔ مگر آپ میرے ساتھ ہوٹل میں چلیں۔ ہم وہاں ملکر تھوڑی شراب پئیں گے دیال سنگھ نے امتحان کے لئے ایسا ہی کیا۔ تبلیغ کرنے والے مسلمان نے کہا کہ یہ چیز مذہب اسلام کی رو سے ناجائز اور رجس میں داخل ہے (باقی صفحہ پر)

مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی امدادی مساعی

سیالکوٹ

مورخہ ۱۹ جولائی بروز اتوار ۳۰ نوجوانوں کی ایک پارٹی حمید احمد صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل بی کی قیادت میں موضع شہاب گئی۔ اس گاؤں کا راستہ بہت خراب تھا۔ آمدورفت کو بحال کرنے کے لئے ایک راستہ ستر فٹ لمبا اور چار فٹ گہرا بنایا گیا اور اس پہ ایک پل تعمیر کیا گیا پانی کے نکاس کے لئے ایک نالی تیس فٹ لمبی اور ڈیڑھ فٹ چوڑی بنائی گئی۔ یہ کام اگرچہ بہت کٹھن تھا۔ مگر نوجوانوں نے ہمت کر کے اس کو پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ اس کام کو مقامی لوگوں نے بہت سراہا۔

کنڑی

سیلاب فنڈ میں مبلغ ۱۲۵ روپے کی رقم جمع کی گئی۔ بارش کی وجہ سے نشیبی علاقہ میں پانی جمع ہو جاتا تھا۔ وہاں وقار عمل کے ذریعہ پانی کا نکاس کا انتظام کیا گیا۔

جھنگ صدر

تریموں ہیڈورکس کا بند ٹوٹنے کی وجہ سے لوگوں کو بہت نقصان ہوا۔ چنانچہ خدام نے متأثرہ افراد کی مدد کی۔ ان کا سامان محفوظ مقامات پہ پہنچایا۔ اور ان میں سامان خورد و نوش تقسیم کیا۔ متأثرہ علاقہ تک پہنچنے کا راستہ بہت خراب تھا۔ لیکن خدام ہمت کر کے چلے گئے اور لوگوں میں کم و بیش دو من روٹیاں ۳۰ سیر دال۔ کھجوریں، آم اور چنے وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ یہ علم ہونے پر موضع آستانہ کے پرے کے متأثرہ علاقہ میں کوئی پارٹی نہیں گئی۔ چنانچہ وہاں جانے کے لئے محترم امیر صاحب مقامی نے اسٹیشن ویگن کا انتظام کر دیا۔ ہزار افراد کا راشن اٹھایا گیا اور باوجود راستہ بے حد دشوار گذار ہونے کے اٹھارہ ہزاری پہنچ گئے وہاں آدھا راشن ڈرموں کے بیڑہ پہ رکھا اور موضع آستانہ پہنچ گئے۔ وہاں کے لوگوں نے خدام کے جذبۂ خدمت خلق کو بہت سراہا۔ دوسری صبح ۱۵/۸/۵۹ کو بقایا سامان لے کر دوبارہ آستانہ گئے۔ وہاں اونٹوں پہ راشن لاد کر کوٹلہ احمد، ہیرووالہ۔ اور پاس کے کئی ڈیروں پہ راشن تقسیم کیا۔ مکرم امیر صاحب مقامی نے بروقت ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔ اور پارٹی نے نہایت شفقت سے کام کیا۔

بھیرہ

مورخہ ۵/۸/۵۹ بھیرہ کے گرد و نواح میں زبردست سیلاب آیا۔ مکرم شیخ فضل کریم صاحب کی تحریک پہ خدام نے مختلف مقامات پر جا کر سیلاب سے متأثرہ افراد کی ہر امداد کی۔ اور لوگوں کا سامان محفوظ مقامات پہ پہنچا دیا۔ یہ پارٹی کے بیس خدام نے ۵ گھنٹے مسلسل پانی میں کھڑے ہو کر خدمتِ خلق کا کام کیا۔ اس کے علاوہ سیلاب سے خراب ہوئی ہوئی ایک سڑک کو ٹھیک کیا۔

وزیر آباد

سیلاب کی وجہ سے مین لائن اور گرینڈ ٹرنک روڈ کا سارا ٹریفک معطل تھا BLACK پہ مسافروں کا بے انتہا اژدہام تھا۔ پینے کے پانی کی سخت قلت تھی۔ اور پانی قیمتاً بکنے لگا۔ جناب ایگزیکٹو آفیسر نے ایک بڑا نلکہ دیا۔ اس کو ٹھیک کروا کر وہاں لگوا دیا مسافر اور ملٹری کے جوان اس سے فائدہ اٹھانے لگے۔ مجسٹریٹ صاحب کی طرف سے دو بلاک برف ملنے لگی۔ اور خدام الاحمدیہ کے زیرِ انتظام سبیل جاری ہو گئی

کراچی

کراچی میں امسال بے حد بارش ہوئی جس کی وجہ سے کافی لوگوں کو نقصان پہنچا مجلس کراچی نے سیلاب زدگان کی حتی الامکان مدد کی۔

گجرات

سیلاب کی خبر سن کر مورخہ ۸/۸/۵۹ ایک پارٹی گوٹلیکی۔ ننگے رسعد اللہ پور کو روانہ ہوئی۔ وہاں گرے ہوئے مکانات کا ملبہ اٹھایا اور لوگوں کی امداد کی۔ دوسری پارٹی ہریا پور گئی یہاں سڑک ٹوٹ گئی ہے۔ خدام نے مسافروں اور ان کے سامان کو کشتیوں کے ذریعہ دوسرے کنارے تک پہنچایا۔ تیسری پارٹی کالیکی۔ سیہال کالوری اور کوٹلی پنوں روانہ ہوئی۔ ان مقامات پر گرے ہوئے مکانات کا ملبہ اٹھایا اور سامان محفوظ مقامات پہ پہنچایا۔ لوگوں نے اس کام کو بہت سراہا۔

۱۱/۸/۵۹ کو دس خدام پہ مشتمل ایک پارٹی مکرم ڈاکٹر صدیق حسین صاحب اور مکرم ملک عبد الباسط صاحب کی قیادت میں ہریا پور روانہ ہوئی۔ یہاں پہ سڑک اور ریلوے لائن ٹوٹ گئی تھی۔ خدام نے غریب لوگوں اور عورتوں کا سامان اٹھا کر کشتی پہ سوار کیا۔ مزدور بس سٹینڈ سے کشتی تک سامان کی اٹھوائی پانچ سے دس روپے تک لیتے تھے مگر خدام نے خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت یہ کام بلا اجرت کیا۔

کنری

یہاں سخت بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے نشیبی علاقہ یہاں غربا بستے ہیں پانی سے بھر گیا۔ خدام نے دو سو گز لمبی اور چار فٹ گہری نالی برستی بارش میں بنائی۔ اور کیچڑ وغیرہ صاف کر کے سوا سات بجے شام اپنا کام ختم کیا۔ مجلس خدام کی خدمات کو بیفائیڈ ایریا کمیٹی کو پیش کر دی گئی ہیں۔

ننکانہ صاحب

سیلاب کے دنوں میں شہر کے چاروں طرف حفاظتی بند لگائے ہوئے تھے۔ خدام رات اور دن ڈیوٹی دیتے رہے۔ دن کے وقت کئی لوگوں کے گھروں کا سامان نکالا گیا۔

بدوملہی

سیلاب زدگان کے لئے یکصد روپیہ چندہ جمع کیا گیا۔ ۲۷/۸/۵۹ کو سیلاب کے زور کے وقت نئی آبادی اور بدوملہی کے درمیانی راستوں پر تقریباً چار چار فٹ گہرا پانی بہہ رہا تھا۔ یہاں آنے جانے والوں کے لئے مقامی تھانے دار کی خواہش کے مطابق بیس روپے کا ایک لمبا رسہ خرید کر باندھا گیا۔ یہاں چار بجے دن سے کر رات کے گیارہ بجے تک خدام ڈیوٹی دیتے رہے اور آنے جانے والوں کو سہولت سے گذارتے رہے۔ رات کو ریلوے سٹیشن پہ چھ خدام کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جن کے ذمہ راستہ میں روشنی کا انتظام اور ضرورت مند مسافروں کی امداد کرنا تھا۔ گیارہ بجے رات تک یہ خدام ڈیوٹی دیتے رہے۔

۲۸/۸/۵۹ کو بھی اسی طرح ڈیوٹی دی گئی۔ ان دنوں دس افراد کی رہائش اور کھانے کا انتظام کیا گیا۔

سیالکوٹ:۔ مورخہ ۱۷/۸/۵۹ کو ۲۰ خدام پہ مشتمل پارٹی موضع دوبرجی ارائیں جو کہ شہر سے دو میل کے فاصلہ پہ ہے کام کرنے کے لئے گئی گاؤں کو جانے والا راستہ بے حد خراب ہو چکا تھا اور پکی سڑک سے بالکل منقطع ہو گیا تھا۔ یہاں کے لوگوں نے کسی طرح بھی تعاون نہیں کیا۔ یہاں تک کہ بیلچے کلہاڑیاں وغیرہ دوبارہ لانا پڑیں۔ تین گھنٹے نہایت مشقت سے کام کرنے کے بعد خدام نے راستہ مکمل کر لیا۔ جب کام ختم ہو گیا۔ تو گاؤں کے نمبردار (جو کہ وہ ہیں) موقعہ پہ آئے انہوں نے اس کام کو بہت سراہا۔ اور خدام سے تعاون نہ کرنے پہ بہت شرمندہ ہوئے۔

اس کام کو آنے جانے والے راہگیروں نے بہت سراہا۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

غیر ممالک میں تعمیر مساجد کا پروگرام

تعمیر مساجد بیرون کی تحریک اور وصولی چندہ کے لئے سید محمد لطیف صاحب کو مرکز کی طرف سے منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور اور سابق سندھ کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ اس مبارک اور پر ثواب تحریک میں حصہ لینا ہر چھوٹے اور بڑے احمدی کا فرض ہے۔ امید ہے احباب جماعت شاہ صاحب سے پورا تعاون فرماتے ہوئے دل کھول کر اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یوم تحریک جدید

مطالبات تحریک جدید کی یاد کو تازہ کرنے اور احباب کو اس کے وسیع پروگرام میں حصہ لینے کی تلقین کے لئے یوم تحریک جدید منانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ دن ۳۰ اگست کو منایا گیا تھا۔ جن احباب اور جماعتوں نے مرکز سے تعاون کرتے ہوئے اس میں بقدر ہمت حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ جماعت کے سیکرٹریان تحریک جدید وکلاء کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی اور وصولی چندہ و وعدہ جات کے متعلق مرکز میں اپنی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء (وکالۃ ... تحریک جدید)

ولادت:۔ مورخہ ۲۲ اگست ۵۹ء کو میری ہمشیرہ امۃ الودود صفیہ اہلیہ مہر نیاز احمد صاحب اعظم کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(ملک منصور احمد عمر۔ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ میری بھانجی عزیزہ خالدہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب گھسیٹ پورہ کچھ عرصہ سے عارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(محمد رفیق کریا نوالہ ضلع لائلپور)

زرعی اصلاحات کا اصل کام یکم اکتوبر تک مکمل ہو جائیگا

ایک لاکھ مزارعین میں اکیس لاکھ ایکڑ اراضی تقسیم کی جائے گی مسٹر آئی یو خان کا بیان

ملتان ۴ ستمبر۔ چیف لینڈ کمشنر مسٹر آئی یو خان نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا ہے۔ کہ زرعی اصلاحات کا اصل کام یکم اکتوبر تک مکمل ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت ہم مقررہ پروگرام سے زیادہ تیزی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اب تک مغربی پاکستان میں زرعی اصلاحات کے تحت زمینداروں سے ۲۰ لاکھ ایکڑ اراضی حاصل کی جا چکی ہے۔ اس ماہ کے اواخر تک باقی ماندہ اپیلوں کے فیصلے کے بعد مزید ایک لاکھ ایکڑ اراضی حاصل ہوگی۔ مسٹر آئی یو خان نے بتایا کہ ایک لاکھ مزارعین یہ اراضی حاصل کرینگے اور وہ آئندہ فصل ربیع تک اس کے مالک بن جائیں گے۔ ان مزارعین سے اراضی کی قیمت آسان قسطوں میں وصول کی جائے گی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو تین کروڑ روپے کی رقم دے دی گئی ہے تاکہ مالک بننے والے مزارعین کو تقاوی قرضے دئے جا سکیں۔ ان قرضوں کی تقسیم شروع ہو چکی ہے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ تین ماہ میں چار سو اپیلوں کا فیصلہ کیا ہے۔ اور باقی ماندہ ۷۵۰ اپیلوں کے فیصلے متعلقہ ڈویژنل صدر مقامات پر اس ماہ کے اندر ہو جائیں گے۔ مسٹر آئی یو خان نے جو خیر پور جا رہے ہیں۔ بتایا کہ زرعی اصلاحات کا پانچواں مرحلہ زیر عمل ہے۔ اور اس کا کام اس ماہ کے اواخر تک مکمل ہو جائے گا۔

فاضل عملے کو کارپوریشنوں میں ملازمت دیجائیگی

کراچی ۴ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے حکم دیا ہے کہ سیکشن افسروں کی سکیم کے نفاذ سے فالتو قرار دئے جانے والے عملے کو مختلف وزارتوں اور ڈویژنوں کے تحت کام کرنے والی خود مختار یا غیر مختار کارپوریشنوں میں کھپایا جائے گا۔ اس لئے اب یہ کارپوریشنیں وزارت داخلہ کی سیٹلمنٹ ڈویژن کے علم میں لائے بغیر براہ راست بھرتی نہیں کر سکیں گی۔

اسامیاں فالتو قرار دئے جانے والے عملے میں سے کوالیفائڈ افراد سے پُر کی جائیں گی جو فالتو قرار دئے جائیں گے۔ ان میں زیادہ تر اسسٹنٹ اپر ڈویژن کلرک اور لوئر ڈویژن کلرک ہیں۔ مرکزی حکومت انہیں ملازمت دلانے کے دوسرے ذرائع بھی بروئے کار لا رہی ہے

برطانوی وزیر خارجہ سے پاکستانی ہائی کمشنر کی ملاقات

لندن ۴ ستمبر لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف نے کل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سیلون لائیڈ سے پہلی بار ملاقات کی۔ انہوں نے مئی میں مسٹر اکرام اللہ کی جگہ ہائی کمشنر کی حیثیت سے سنبھالی تھی

بھارت اور چین میں مصالحت کیلئے روس کی کوشش

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس بھارت اور چین میں مصالحت کے لئے منگولیا کے وزیر اعظم امجاگن شی دن بال کے ذریعے کوشش کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔ سیاسی مبصروں کا خیال ہے۔ کہ منگولیا کے وزیر اعظم پیکنگ میں چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے ملاقات کر چکے ہیں اور ۸ ستمبر کو دہلی پہونچ رہے ہیں۔ خیال ہے کہ مصالحت کے لئے وہ اپنے ساتھ چند تجاویز لا رہے ہیں۔ جو اگر مان لی گئیں۔ تو بھارت اور چین میں اعلیٰ سطح پر بات چیت ہوگی۔

اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کے سوال کو ملتوی کر دیا جائیگا

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے بیشتر ارکان کا خیال ہے کہ اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کی غرض سے کانفرنس منعقد کرنے کے لئے ابھی بین الاقوامی فضا سازگار نہیں ہے اس کا انکشاف کل یہاں اس کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر کیا گیا ہے۔ جو اس قسم کی کانفرنس کا انتظام کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ کمیٹی کے اجلاس میں بیشتر ارکان نے اس رائے کا اظہار کیا کہ کمیٹی کو قائم رکھنا چاہئیے اور اسے منشور پر نظر ثانی کی کانفرنس منعقد کرنے کی ضرورت کے متعلق دو سال کے اندر اپنی رپورٹ جنرل اسمبلی کو پیش کرنی چاہئیے۔ توقع ہے کہ آج اس مضمون کی ایک قرارداد منظور کر لی جائے گی امریکہ اور سوویٹ روس سمیت متعدد ارکان نے امید ظاہر کی کہ وہ صدر آئزن ہاور اور وزیر اعظم خروشچیف کے دورہ کا متوقع تبادلہ اس سیاسی فضا کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔ جو ابھی اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کے لئے موزوں نظر نہیں آتی۔

پیرس کے سٹی ہال میں صدر آئزن ہاور کی تقریر

پیرس ۴ ستمبر صدر آئزن ہاور نے کل یہاں سٹی ہال میں ان کے اعزاز میں دی گئی ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرانس اور امریکہ کے درمیان پرانے اور دوستانہ تعلقات کو دہرایا اور فرانس کے صدر ڈیگال کو ذاتی خراج عقیدت پیش کیا۔

خریداران الفضل جنہیں وی پی بھجوائے جارہے ہیں

مندرجہ ذیل خریداران الفضل کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے۔ لہذا ان کی خدمت میں وی۔ پی بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ (مینیجر)

خریداری نمبر ـــــ نام خریدار

- ۲۴۲۹ - لاہور چھاؤنی
- ۲۴۸۲ - الفضل محمود اینڈ سنز کراچی ۳
- ۲۶۲۲ - (مشرقی پاکستان)
- ۲۶۲۴ - رانا عبدالستار خانصاحب چک ۲۹۵ گ ب ضلع لائلپور۔
- ۲۶۲۷ - مس خورشید اسمٰعیل صاحب مری ہلز
- ۵۹ - ڈاکٹر عبدالمجید صاحب قلات
- ۱۷۰ - سعید احمد صاحب نیو کوٹ سابق سندھ
- ۲۰۱ - مرزا عبدالقیوم صاحب پشاور چھاؤنی
- ۲۴۹ - ایس ایچ احسان اللہ صاحب نرائن گنج مشرقی پاکستان -
- ۱۹۱۶ - نورالدین صاحب جہانگیر منٹگمری -
- ۲۴۳۶ - محمد شفیع صاحب کھوسہ بلوچ ضلع ڈیرہ غازیخان -
- ۲۴۲۷ - عبدالرحمٰن صاحب ستھیال کلاں ضلع شیخوپورہ
- ۲۴۴۱ - ایم نیاز احمد صاحب لقمان ضلع سرگودھا
- ۲۴۴۲ - مولوی کرم الٰہی صاحب ناصر آباد اسٹیٹ دسندھ
- ۱۷ - میاں محمد ابراہیم صاحب موضع احمدیہ ضلع گجرات

خریداری نمبر ـــــ نام خریدار

- ۴۲۵ - چوہدری عبدالعزیز صاحب سنڈی ہارون آباد
- ۸۹۸ - صفیہ شمیم صاحبہ ڈیرہ غازیخاں
- ۱۶۱۹ - منشی تحقا خانصاحب چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی۔
- ۱۹۱۵ - چوہدری عطا محمد صاحب چک $\frac{129}{9-L}$ ضلع منٹگمری
- ۲۴۴۷ - مسٹر انیس ایچ خانصاحب کراچی
- ۲۴۴۸ - چوہدری عبیداللہ صاحب بھوڑ چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔
- ۲۲۷۳ - عبدالوحید صاحب چک ۲۳ ضلع بہاولپور
- ۲۴۶۷ - محمد ہاشم خاں صاحب ڈب اکرام خاں درانی
- ۲۶۳۲ - چوہدری غلام محمد صاحب کراچی
- ۲۶۳۴ - عبدالکریم خانصاحب کراچی
- ۲۶۳۶ - مرزا صالح علی صاحب نصرت آباد اسٹیٹ
- ۲۶۳۷ - بیگم صاحبہ صلاح الدین صاحب لاہور
- ۲۶۱۲ - عبدالسلام صاحب بنوں -
- ۴۰۳۰ - حاجی علی اکبر صاحب بکیل نواں ضلع جھنگ

الجزائر کے متعلق صدر آئزن ہاور اور جنرل ڈیگال کی بات چیت

دونوں سربراہوں کی بات سنرمنٹ جاری رہی

پیرس ۴ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل صدر آئزن ہاور کے ساتھ سنرمنٹ کی بات چیت میں فرانس کے صدر چارلس ڈیگال نے الجزائر کے متعلق فرانس کی پوزیشن اور اپنی حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی۔

ان حلقوں نے بتایا ہے کہ ان کی بات چیت میں الجزائر اور آزاد دنیا کے دفاع کے مسائل زیر غور آئے۔

فرانسیسی صدر کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ بات چیت بہت دوستانہ رہی۔ انہوں نے بہت سے بین الاقوامی امور پر غور کیا لیکن کسی پر تفصیل سے بات نہیں کی۔

صدر آئزن ہاور اور جنرل فرانکو کی ملاقات

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ کل وائٹ ہاؤس نے ان خطوط کو شائع کر دیا ہے جو صدر آئزن ہاور اور سپین کے جنرل فرانکو نے ایک دوسرے کو لکھے تھے۔ جنرل فرانکو کا خط ۳۱ اگست کو لنڈن میں سپین کے وزیر خارجہ فرنانڈو مار کیسٹیلا نے صدر کو دیا تھا۔ اس خط میں جنرل فرانکو نے مغربی دنیا کے لئے صدر آئزن ہاور کی امداد اور جانفشانیوں اور اس کی راہ میں ۔۔۔ اس کی قیادت کرنے پر صدر کا شکریہ ادا کیا تھا۔ صدر آئزن ہاور نے جواب میں لکھا کہ وہ یہ جان کر بہت خوش ہوئے کہ جنرل فرانکو خروشچیف اور ان کے مجوزہ دوروں کے متعلق اچھی امیدیں رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں ان کے رحم

(۲) ذہن میں جو بنیادی خیالات ہیں وہ ان کو اچھی طرح سمجھتے ہیں بیشتر کہ اڈوں کی تعمیر اور انہیں چلانے میں سپین نے جس تعاون کا ثبوت دیا ہے۔ اس کی صدر آئزن ہاور نے تعریف کی ہے صدر نے سپین کے نئے اقتصادی پروگرام پر جنرل فرانکو کو مبارکباد دی ہے اور آخر میں امید ظاہر کی ہے کہ وہ اوائل کی (طرح کسی) نہ کسی دن سپین کا دورہ کریں گے۔

"پاکستان کا تعلیمی نظام نئے قالب میں ڈھالا جائیگا" صدر ایوب کا اعلان

تعلیمی کمیشن کی رپورٹ دو ماہ تک شائع کر دی جائے گی

راجشاہی ۵ ستمبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں نے کل راجشاہی یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی نظام کو نئے سانچے میں ڈھالنے کے منصوبے کی تکمیل تعلیمی کمیشن کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ رپورٹ حکومت کو پیش کی جا چکی ہے اور توقع ہے کہ وہ دو ماہ تک شائع کر دی جائے گی۔ اس کے بعد نئی بنیاد پر تعلیمی نمونہ تیار کرنا ممکن ہو سکے گا۔

آپ نے کہا کہ بہتر شہری پیدا کرنے، نظم و نسق کے بہتر ماہروں کی فراہمی اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں یونیورسٹیوں کو اہم پارٹ ادا کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں افرادی طاقت کو موزوں طریقے سے تربیت دینی چاہیئے اور ملک کو سائنسی ترقی کی طرف پوری رفتار سے آگے بڑھنا چاہیئے آپ نے موزوں قسم کی قیادت پیدا کرنے پر زور دیا جو عوام کی صحیح رہنمائی کر سکے اور کہا کہ اگر عوام کے لئے صحیح قیادت نہ فراہم کی گئی تو اس صورت میں ہم اپنی ذمہ داری سنبھالنے میں ناکام سمجھے جائیں گے۔ حکومت اپنے وسائل کو بہتر مواقع کی فراہمی کے لئے استعمال کرے گی ظاہر ہے حکومت کے وسائل کم ہیں اور ان کے مقابلے میں مانگ بہت زیادہ ہے۔ بہرحال حکومت محدود وسائل کے باوجود ان سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ طلبہ کو بھی اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں اگر عزم صمیم سے کام کیا جائے تو بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ آج کی دنیا میں جینے کے لئے فن کا آرٹ سیکھنا بے حد ضروری ہے۔ اس دنیا کو تعلیم کے ذریعے بہت بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ نئی دنیا میں ہر شخص کچھ نہ کچھ کرنے کا متمنی ہے اور یہ انسانی ترقی کے لئے نیک شگون ہے۔

توہین عدالت (تنسیخ) آرڈیننس کا نفاذ

لاہور ۵ ستمبر گورنر مغربی پاکستان نے توہین عدالت (تنسیخ) آرڈیننس کے نام سے ایک ہنگامی قانون نافذ کیا ہے۔

۔۔۔ اس قانون کے نفاذ سے صوبہ سرحد کا قانون توہین عدالت مجریہ ۱۹۳۸ء ریاست خیرپور کا قانون توہین عدالت مجریہ ۱۹۵۰ء اور توہین عدالت (سندھ) میں کا قانون مجریہ ۱۹۵۱ء منسوخ ہو گئے ہیں۔

پنڈت نہرو پاکستان نہیں آئیں گے

نئی دہلی ۵ ستمبر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے کل لوک سبھا میں پوچھا گیا کہ آیا آپ نے افغانستان سے واپسی پر پاکستان ٹھہرنے کا فیصلہ کیا ہے؟ پنڈت نہرو نے جواب دیا "فیصلہ کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ میں نے اس مسئلہ پر غور نہیں کیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھے اس پر (پاکستان ٹھہرنے) کوئی اعتراض ہے۔ یہ (پاکستان) میرے راستے میں نہیں اور وہاں ٹھہرنے کی میرے پروگرام میں گنجائش نہیں نکل سکتی"۔

پنڈت نہرو کی توجہ صدر ایوب کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی گئی کہ انہوں نے پنڈت نہرو سے کشمیر کے مسئلے پر گفتگو کی"۔

اس پر بھارتی وزیر اعظم نے بتایا "کشمیر کا ذکر صرف اس حد تک آیا کہ صدر ایوب نے کہا تھا کہ تمام مسائل حتیٰ کہ کشمیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔ مجھے (نہرو) اس رائے سے پورا اتفاق ہے"۔

اسلحہ پر کم رقم خرچ کی جائے گی

کراچی ۵ ستمبر۔ مسز لکشمی مینن نائب وزیر خارجہ بھارت نے راجیہ سبھا میں بتایا کہ یکم ستمبر کو صدر پاکستان اور بھارتی وزیر اعظم کی غیر رسمی بات چیت دوستانہ ماحول میں ہوئی تھی۔ دونوں لیڈروں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اسلحہ پر خرچ ہونے والی رقوم میں کمی کرنا مناسب ہوگا۔ انہوں نے نہری پانی کے جھگڑے اور پاکستان اور بھارت کے سرحدی تنازعات پر بھی تبادلہ خیالات کیا تھا دونوں لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے کہ کمانڈروں اور وزراء کی اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں سرحدی تنازعات کا معاملہ زیر غور لایا جائے یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرحدوں کے تعین کا کام جلد مکمل کیا جائے۔

مسز مینن نے کہا کہ دونوں ملکوں نے انڈیا آفس لندن کی لائبریری منتقل کرانے کے بارے میں مشترکہ اقدام کرنے کا فیصلہ کیا۔

وہبی علم اور کسبی علم میں فرق (بقیہ صفحہ ۵)

اس لئے میں تو اسے استعمال نہیں کر سکتا۔ دیال سنگھ نے کہا اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو میں اسلام کا اعلان نہیں کروں گا۔ اس پر اس نے بڑا نقصان خیال کر کے مان لیا۔ کہ آپ جس طرح کہتے ہیں، کرونگا۔ چنانچہ وہ دونو ہوٹل میں گئے اور شراب پی لی۔ جس کے بعد دیال سنگھ نے کہدیا کہ میں ایسے مذہب کو مان نہیں سکتا۔ جس کا قول اور فعل مطابق نہیں۔

دونوں واقعات احباب کے سامنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی لوگوں نے مشورہ دیا تھا کہ بجز دروغگوئی کے مخلصی کی صورت نہیں۔ مگر خدا نے ان کی رہنمائی کی اور آپ نے خدا کے لئے سچائی کو اختیار کیا جس کے نتیجے میں خدا نے آپ کو رہائی اور فتح کی صورت عطا فرمائی۔ مگر دیال سنگھ کو تبلیغ اسلام کرنے والے کے لئے بھی ایک مشکل پیش آئی۔ مگر خدا کی رہنمائی اسے نصیب نہ ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حرام چیز کا استعمال کر کے خود بھی گمراہ ہو گیا۔ اور دیال سنگھ کو بھی اسلام سے بے نصیب کر دیا۔ یہ دو مثالیں اسبات کی ہیں۔ کہ خدا کے برگزیدہ کے علم اور ایک ظاہری علم سے آراستہ شخص میں کیا فرق ہوتا ہے قرآن کہتا ہے۔ خدا کے برگزیدہ اور اولیاء سے خدا کا یہ سلوک ہوتا ہے۔ یخرجھم من الظلمات الی النور کہ جو اللہ کے دوست ہوتے ہیں۔ انکو خدا ظلمات سے نکالتا ہے اور نور میں لاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

کمیونسٹ چین کی طرف سے بھارت پر جارحانہ کارروائیوں کا الزام

متنازعہ علاقوں سے بھارتی دستوں کے انخلاء کا مطالبہ

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے کل صبح راجیہ سبھا میں بتایا کہ بھارتی احتجاج کے جواب میں چین کی طرف سے جو مراسلہ کل موصول ہوا ہے اس میں چین کی طرف سے اس اطلاع کی تردید کی گئی ہے کہ اس نے بھارتی سرحدوں پر تجاوز کیا ہے اس مراسلے میں چین نے بھارت پر الزام عائد کیا ہے کہ بھارتی فوجیں تبت کی سرحد پر حملے کر رہی ہیں اور مطالبہ کیا ہے کہ بھارتی فوجوں کو ان علاقوں سے نکل جانا چاہیئے جن کے بارے میں چین کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ چین کے ہیں۔

آپ نے کہا کہ چین کا جواب بھارتی احتجاج میں دئے ہوئے حقائق کے بالکل منافی ہے۔ اور اب حکومت مزید اطلاعات جمع کر رہی ہے تاکہ چین کے مراسلے کا جواب دیا جا سکے۔